



سوال

کچھ وقت پہلے تک ہمارے ملک میں لونڈی کا وجود پایا جاتا تھا، اسی دوران ایک مسئلہ پیدا ہوا ہم اس کا شرعی حکم جاننا چاہتے ہیں: ایک شخص کی بیوی آمنہ ہے اور اس کی لونڈی جس کا نام سعدیہ ہے، آمنہ (بیوی) نے بیٹی زینب کو دودھ پلایا، اور اسی دوران لونڈی (سعدیہ) نے ایک بیٹی کو جنم دیا جس کا نام حلیمہ رکھا گیا، حلیمہ کی شادی ہوئی اور اس کے ہاں علی نامی بچہ پیدا ہوا اور بڑا ہونے کے بعد اس نے زینب (جس نے آمنہ کا دودھ پیا تھا) سے شادی کر لی، اب ان کی شادی کو بھی کئی سال گزر چکے ہیں اور ان کے کئی ایک بچے بھی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ: اس شادی کا کیا حکم ہے؟ اور اگر یہ شادی غیر شرعی ہے تو کیا مجھے اس کے بارہ میں انہیں بتانا جائز ہے؟

جواب

بہم قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے، اور دور و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

الحمد للہ

احکام رضاعت میں یہ شامل ہے کہ دودھ پلانے والی کا دودھ پینے والے اور اس کی اولاد میں بھی اثر انداز ہوتا ہے، لہذا اگر زید نے فاطمہ کا دودھ پیا تو زید اور اس کی اولاد فاطمہ کی رضاعی اولاد شمار ہوگی، لیکن زید کے بھائیوں کا دودھ پلانے والی سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

اور دودھ پلانے والی کی جانب سے رضاعت اس کے سب رشتہ داروں میں منتشر ہوگی اور جس نے بھی اس کا دودھ پیا وہ اس کا قریبی شمار ہوگا، تو اس طرح دودھ پلانے والی کا خاوند بچے کا رضاعی والد، اور اس کے بھائی اس کے رضاعی ماموں ہوں گے، اور دودھ پلانے والی کے والدین بچے کے رضاعی نانا اور نانی شمار ہوں گے۔

اور اگر دودھ پلانے والی کا خاوند کسی اور عورت سے شادی شدہ ہو تو یہ عورت دودھ پینے والے بچے کے رضاعی والد کی بیوی شمار ہوگی اور اس سے پیدا ہونے والے رضاعی باپ کی طرف سے رضاعی بھائی مانے جائیں گے۔ اور اسی طرح باقی رشتہ دار بھی۔

اس لیے کہ حدیث میں وارد ہے کہ عروۃ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردہ کے نازل ہونے کے بعد ابوالقیس کے بھائی افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا کہ میں اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں

اس لیے کہ افلح کے بھائی ابوالقیس نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ مجھے تو دودھ پلانے والی ابوالقیس کی بیوی ہے، میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے انہیں عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوالقیس کا بھائی افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے انکار کر دیا اور اسے آنے کی اجازت نہیں دی حتیٰ کہ آپ مجھے اس کی اجازت نہ دے دیں۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

تجھے کس چیز نے اجازت دینے سے منع کیا؟ وہ تو تیرا بچا ہے۔

میں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مرد نے تو دودھ نہیں پلایا بلکہ مجھے دودھ پلانے والی تو ابوالقیس کی بیوی ہے؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اسے اجازت دے دو، تیرے ہاتھ خاک میں ملیں وہ تو تیرا بچا ہے۔



عروہ بیان کرتے ہیں کہ اسی بنا پر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا کرتی تھیں کہ تم رضاعت سے بھی وہی حرام جانو جو کہ نسب سے حرام کرتے ہو۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (4796) صحیح مسلم حدیث نمبر (1445)

تو یہ حدیث رضاعی والد کے ثبوت پر دلیل ہے اور یہ کہ دودھ پلانے والی عورت کا خاوند رضاعی باپ شمار ہوگا، اور وجہ استدلال یہ ہے کہ ابوالقیس کی بیوی نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دودھ پلایا تو وہ ان کی رضاعی ماں بنیں اور اس کا خاوند ابوالقیس رضاعی والد اور اس کے بھائی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی بچا بن گئے۔

تو اس لیے ابوالقیس کے بھائی نے یہ کہا تھا کہ تم مجھ سے پردہ کر رہی ہو حالانکہ میں تمہارا بچا ہوں، دیکھیں صحیح بخاری حدیث نمبر (3644)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے اپنے اس فرمان میں صحیح کہا اور اس کی تائید فرمائی: اسے اجازت دے دو اس لیے کہ وہ تمہارا بچا ہے تیرے ہاتھ خاک میں ملیں۔

دیکھیں المغنی مع شرح الکبیر (199/9) اور الموسوۃ الفقہیہ (248/22)۔

تو اس طرح سوال میں مذکور مسئلہ کا بیان کچھ اس طرح ہے:

زینب نے آمنہ کا دودھ پیا جو آمنہ کی رضاعی بیٹی بنے گی، اور اسی طرح آمنہ کے خاوند کی بھی رضاعی بیٹی بنے گی، اگر رضاعت کی تعداد پانچ ہے اور دودھ پینے والے بچے کی عمر دو سال سے کم ہے تو پھر آمنہ کا خاوند اس بچے کا رضاعی والد ہوگا۔

تو اس بنا پر خاوند کی لونڈی سعدیہ سے پیدا شدہ بیٹی حلیمہ والد کی طرف سے زینب کی رضاعی بہن بنے گی اور حلیمہ کی اولاد اور ان میں علی بھی شامل ہے زینب کے لیے محرم ہوگی اس لیے کہ وہ ان کی رضاعی خالہ ہے لہذا ان کا اس سے شادی کرنا صحیح نہیں۔

اور آپ نے سوال میں جو یہ ذکر کیا ہے کہ علی نے زینب سے شادی کر لی ہے جو کہ غیر شرعی اور باطل ہے اس لیے اسے فوری طور پر اسے چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ اس نے اپنی رضاعی خالہ سے شادی کی ہے جو کہ حرام ہے۔

اور ان دونوں کی پیدا شدہ اولاد کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ اس شادی سے جو اولاد پیدا ہوئی ہے وہ شرعی اولاد ہے اور اپنے والد علی کی طرف منسوب ہوں گے، کیونکہ اسے وطنی شبہ شمار کیا جائے گا اور اہل علم کے ہاں شبہ کی وطنی سے نسب کا الحاق ہو جاتا ہے۔

شیخ علامہ عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا:

میں نے کسی عورت کا دودھ پیا تو پھر اس کے خاوند نے کسی دوسری عورت سے شادی کر لی اور اس کی دوسری بیوی کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے تو کیا یہ بچے میرے بھائی شمار ہوں گے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

جواب:

اگر رضاعت کی تعداد پانچ یا اس سے زیادہ ہو (یعنی بچے نے پانچ بار یا اس سے زیادہ پستان منہ میں ڈال کر دودھ پیا ہو) اور دودھ خاوند کا ہو یعنی بچے کی پیدائش کی بنا پر آیا ہو تو وہ بچے والد کی جانب سے اس کے رضاعی بھائی ہوں گے۔ دیکھیں فتاویٰ اسلامیہ (323/3)۔



اور شیخ محمد بن عتیمن رحمہ اللہ تعالیٰ سے اسی طرح کا مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

سوال ؟

بیوی سے دخول کر لینے کے بعد مجھے علم ہوا کہ یہ تو میری رضاعی بہن ہے ، اس لیے کہ میں نے اس کی بہن کے ساتھ دودھ پیا تھا ، تو کیا یہ اس حالت میں مجھ پر حرام ہوگی ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

جواب :

جی ہاں اگر معاملہ اسی طرح ہو جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے اور آپ نے اپنی سالی کے ساتھ اس کی ماں کا دودھ پیا ہے تو یہ حرام ہے ، یعنی وہ اس طرح کہ آپ نے اپنی بیوی کی ماں کا دودھ پیا یا پھر بیوی کے والد کی دوسری بیوی کا دودھ پیا ہے تو اس حالت میں آپ اس کے بھائی بنیں گے اور یہ نکاح باطل ہوگا ۔

لیکن یہ ضروری ہے کہ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ دودھ کا اثر اس وقت ہوتا ہے جب وہ دو برس سے کم کی عمر میں اور پانچ رضاعت یعنی پانچ بار یا اس سے زیادہ پیا جائے ، اور اگر اس سے کم تعداد میں ہو تو پھر حرمت ثابت نہیں ہوتی ۔

جب آپ کو یقین ہو کہ آپ نے اپنی بیوی کی والدہ سے پانچ بار یا اس سے زیادہ دو برس کی عمر کے دوران دودھ پیا ہے تو آپ پر ضروری اور واجب ہے کہ آپ فوری طور پر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں کیونکہ یہ نکاح صحیح نہیں ۔

اور اس کا علم ہونے سے پہلے پیدا ہونے والی اولاد شرعی طور پر آپ کی طرف ہی منسوب ہوگی ، اس لیے بچے ایسی وطنی کے لطف سے پیدا ہوئے ہیں جو کہ شہ کی وطنی ہے اور شہ کی وطنی سے اہل علم کے ہاں نسب کا الحاق ہوتا ہے ، دیکھیں فتاویٰ اسلامیہ (329/3) ۔

اور یہ بھی ضروری ہے کہ آپ انہیں اس کے بارہ میں بتادیں تاکہ آپ نصیحت میں اس حق کو ادا کر سکیں ، اور برائی کا بھی سدباب ہو ، اس لیے کہ ان کا آپس میں اسی حالت میں باطل شادی پر ہی رہنا برائی اور منکرات میں شامل ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا توفیر مان ہے کہ :

(تم میں سے جو بھی کوئی برائی دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اس برائی کو لپٹے ہاتھ سے روکے ، اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے وہ برائی اپنی زبان سے روکنی چاہئے ۔۔۔) صحیح مسلم ۔

اللہ تعالیٰ ہر شخص کو لپٹنے پسندیدہ اور رضا کے کام کرنے کی توفیق بخئے ۔

واللہ اعلم ۔

الاسلام سوال و جواب

13357

